کہ ڈاکٹر عافیہ کو کراچی سے اٹھایا گیا اور اسکے ساتھ بچے بھی تھے' یہ پاکستانی بیٹی ڈالروں کے عوض امریکہ کو دی گئی اور اس کے بعد افغانستان کے صوبہ غزنی سے اس کی گرفتاری کا ڈرامہ رچایا گیا۔ حکومت پاکستان کی اس کی رہائی کے بارے میں کیا ذمہ داری ہے۔ چاہیے تو یہ تھا کہ پاکستانی حکومت اس مسئلہ پر بہت ٹھوس قدم اٹھاتی۔ لیکن ہماری بے حسی کی انتہاء ہے کہ ہم امریکہ سے اس کے قریبی اتحادی ہونے کے باوجود اس سے زبانی جمع خرچ کے علاوہ کوئی مضبوط او ر پرزور احتجاج نہ کر سکے۔

یہ ایک ایسا دلدوز جگر پاش اور دلخراش واقعہ ہے کہ نہ صرف پاکستانی بلکہ دنیا بھر کے مسلمانوں کو چاہیے تھا کہ اس عظیم ظلم پر یک جان ہو کر احتجاج کرتے اور ہر فورم پر اس کی رہائی کے لئے آواز اٹھاتے۔ لیکن بقول اقبال

''حمیت نام تھا جس کا گئی تیمور کے گھر سے''

فرانس میں برقعہ پر پابندی

آج کل عالم اسلام گردش ایام کی زد میں ہے۔ اسلام دشمن طاقتیں یہود وہنود اور نصاریٰ اسلامی اقدار اور اسلامی روایات کو ایک ایک کر کے اپنے ملک سے مٹانے اور اکھاڑ پھینکنے میں مصروف ہیں اور مسلمانوں کی دلآ زادی کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہیں جانے دیتیں اور یہ سلسلہ کئی سالوں سے زور پکڑتا جا رہا ہے۔ ڈنمارک کے اخبارات میں پیغمبر خداﷺ کے خاکے شائع کیئے گئے' جس پر عالم اسلام کی طرف سے شدید ردعمل سامنے آیا۔ اگر چہ وہ ردعمل اور احتجاج عوام کی طرف سے تھا۔ حکمرانوں کا اس میں کوئی کردار نہیں تھا۔ اس کے بعد دوبارہ انہی اخبارات اور بعض دوسرے مغربی ممالک کے اخبارات میں یہ خاکے نشر مکرر کے طور پر شائع ہوئے۔ پھر سوئٹزرلینڈ میں مساجد کے میناروں پر پابندی لگانے کی خبریں آئیں اور اس پر ریفرنڈم کے ذریعہ پابندی لگائی گئی اس پر عالم اسلام کے بے حس اور بے حمیت حکمرانوں کی طرف سے کوئی ردعمل سامنے نہیں آیا۔ اور اب فرانسیسی حکومت کا برقعہ پہننے کے خلاف آئینی اقدامات کہ فرانس میں کوئی عورت برقعہ اوڑھ کر نہ نکلے۔ یہ تمام ایسی باتیں ہیں جو کہ بین الاقوامی منشور اور آئین کے خلاف ہیں کیونکہ یہ مسلمانوں کے مذہبی معاملات میں براہ راست مداخلت کے مترادف ہیں اس سے دنیا میں بسنے والے ڈیڑھ ارب سے زیادہ مسلمانوں کے مذہبی جذبات مجروح ہوں گے۔ لیکن ان قوتوں اور استعماری طاقتوں کو اس